تذکرۃ الحبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تسہیل

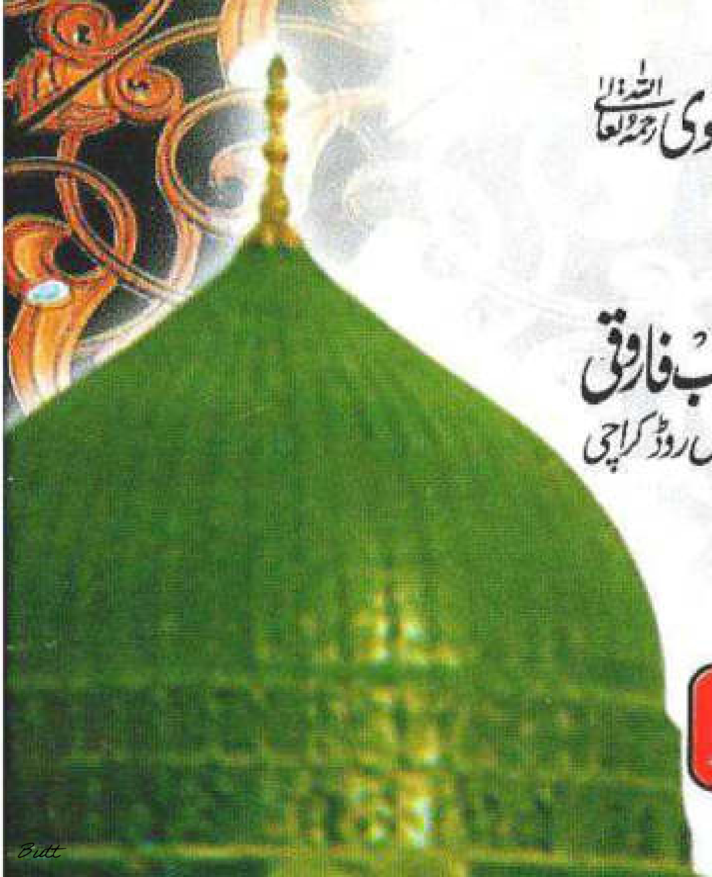
نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تالیف

حکیم الامۃ حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

کاوش

حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب فاروقی
استاذ مدرسہ باب الاسلام مسجد برنس روڈ کراچی



زمزم پبلشرز

جدید نظر ثانی شدہ ایڈیشن

تذکرۃ الحبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تسہیل

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تالیف

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

کاوش

حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب فاروقی

استاذ مدرسہ باب الاسلام مسجد برنس روڈ کراچی

زمزم پبلشرز

نزد مقدس مسجد، اردو بازار کراچی

فون ۷۷۲۵۶۷۳

کتاب کا نام ...... تذکرۃ الحبیب ﷺ
تاریخ اشاعت ..... اکتوبر ۲۰۰۳ء
با ہتمام .... احباب زمزم پبلشرز
کمپوزنگ .... فاروق اعظم کمپوزر
سرورق .... لومیز گرافکس
مطبع ....
ناشر .... زمزم پبلشرز
شاہ زیب سینٹر نزد مقدس مسجد، اردو بازار کراچی
فون: 7725673 - 7760374
فیکس: 7725673
ای میل - zmzm01@cyber.net.pk
zamzam@sat.net.pk

ضروری گزارش

ایک مسلمان، مسلمان ہونے کی حیثیت سے قرآن مجید، احادیث اور دیگر دینی کتب میں عمداً غلطی کا تصور نہیں کر سکتا۔ سہواً جو اغلاط ہوگئی ہوں اس کی تصحیح و اصلاح کا بھی انتہائی اہتمام کیا ہے۔ اسی وجہ سے ہر کتاب کی تصحیح پر ہم زر کثیر صرف کرتے ہیں۔

تاہم انسان، انسان ہے۔ اگر اس اہتمام کے باوجود بھی کسی غلطی پر آپ مطلع ہوں تو اسی گزارش کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ اور آپ "تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَ التَّقْوٰی" کے مصداق بن جائیں۔

جَزَاکُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی جَزَاءً جَمِیْلاً جَزِیْلاً

——— منجانب ———

احبابِ زمزم پبلشرز

ملنے کے دیگر پتے:
دارالاشاعت، اردو بازار کراچی
مکتبۃ البخاری نزد صابری مسجد، بہار کالونی کراچی
قدیمی کتب خانہ بالمقابل آرام باغ کراچی
صدیقی ٹرسٹ، لسبیلہ چوک کراچی۔ فون: 7224292
مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور

فہرست مضامین

جب مرض میں شدت ہوئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا۔ انہوں نے سترہ نمازیں پڑھائیں۔ درمیان میں ایک وقت نہایت تکلف سے آپ ﷺ نے بھی بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ ایک صحابی کے رنج و غم کو سن کر باہر مسجد میں تشریف لائے اور منبر پر بیٹھ کر بہت سی وصیتیں اور نصیحتیں ارشاد فرمائیں۔ واحدی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے وفات کے قریب ہم لوگوں کو حضرت عائشہ کے گھر میں جمع فرمایا: سفر کے قریب ہونے کی خبر سنائی۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ کو غسل کون دے گا؟ فرمایا: میرے گھر والے۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ کو کس کپڑے میں کفن دیں؟ فرمایا: میرے ان ہی کپڑوں میں (آپ کا لباس رداء (چادر) و ازار (تہبند) و قمیص ہوتا تھا) اور اگر چاہو مصر کے سفید کپڑوں میں یا یمنی چادر جوڑہ میں کفن دینا۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کی نماز جنازہ کون پڑھائے گا؟ فرمایا: جب غسل کفن سے فارغ ہو جاؤ تو میرا جنازہ قبر کے قریب رکھ کر ہٹ جانا پہلے ملائکہ نماز پڑھیں گے پھر تم جماعت در جماعت آتے جاتے اور نماز پڑھتے جانا۔ (تم میں) پہلے اہل بیت کے مرد پڑھیں پھر ان کی عورتیں پھر تم لوگ۔ ہم نے عرض کیا: قبر میں کون اتارے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت اور ان کے ساتھ فرشتے ہوں گے (طبرانی نے اس کو روایت کیا ہے اور بہت ہی ضعیف روایت ہے)

ایک دن جب مسجد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے آپ نے دولت خانہ (گھر) کا پردہ اٹھایا اور صحابہ کو دیکھ کر تبسم فرمایا۔ لوگ سمجھے کہ آپ تشریف لائیں گے اس وقت صحابہ کی بیتابی کا عجیب حال تھا قریب تھا کہ نماز میں کچھ پریشانی ہو جائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنا چاہا آپ ﷺ نے دست مبارک سے ارشاد فرمایا: نماز پوری کرو اور پردہ چھوڑ کر دولت خانہ میں تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ کی حیات میں یہ آخری زیارت تھی۔

آپ ﷺ کی وفات:

آپ ﷺ کی وفات ربیع الاول کے شروع میں سن دس ہجری پیر کے دن زوال سے پہلے یا زوال کے بعد ہوئی۔ دفن میں تاخیر کی بہت سی وجوہات ہوئیں کہ بعض صحابہ پر وحشت اور حیرت کا ایسا عالم ہوا کہ ان کو آپ ﷺ کی وفات کا یقین ہی نہ ہوا، بعض ہوش میں نہ رہے اور بعض کو آپ ﷺ کے غسل، کفن کے احکامات کے بارے میں علم نہیں تھا کیونکہ آپ ﷺ کو عام آدمی پر قیاس نہیں کیا جاسکتا کہ آپ ﷺ کے ساتھ کچھ خصوصیت ہوگی۔ جوبات آپ ﷺ کے کفن دفن کے متعلق بتائی وہ اس لئے مشہور نہ تھی کہ صحابہ نے اس کو عام سوالات کی طرح یاد نہ کیا اور دل بھی کیسے گوارا کرتا کہ آپ ﷺ کی وفات کا نام بھی زبان پر لائیں اگرچہ مستقل مزاج مقربین صحابہ نے ان باتوں کو بھی معلوم کر لیا تھا۔ مگر عام طور پر ان معلومات کا ذخیرہ مجمع کے پاس نہ تھا۔ پھر اسلام کی آیندہ حفاظت کے انتظام کی فکر بھی ایک مستقل فکر تھی اور یہ فکر سب سے اہم فکر تھی۔ اس کے لئے ضرورت اس بات کی تھی کہ کسی ایک آدمی کو حاکم بنایا جائے اور سب اس پر مجتمع اور متفق ہو جائیں تو کچھ دیر تو اس وجہ سے بھی ہوئی۔ پھر آپ ﷺ کی نماز لوگوں نے الگ الگ پڑھی کیونکہ آپ ﷺ کے جسد مبارک میں تغیر کا احتمال نہ تھا اس لئے یہی چاہا کہ سب اس نماز سے شرف حاصل کر لیں ان تمام باتوں کی وجہ سے دفن میں دیر آنا لازمی چیز تھی۔

آپ ﷺ کی تدفین:

چنانچہ پیر کا دن اور اگلا منگل کا دن گزرنے کے بعد بدھ کی رات آپ ﷺ دفن کئے گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ منگل کے دن دفن ہوئے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ بدھ کے دن دفن ہوئے۔ مگر یہ دونوں روایتیں بھی پہلی روایت کی طرح ہی ہیں

اس طرح کہ عرب کے لوگوں کے حساب میں رات شروع ہو جانے سے تاریخ بدل جاتی ہے اس وجہ سے منگل گزرنے کے بعد کی رات کو بدھ کا دن کہہ دیا اور بعض لوگ رات کو گزرے ہوئے دن کا حصہ شمار کرتے ہیں اس لئے منگل کی رات کہہ دیا۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ واقعہ ایسا ہوش اڑانے والا تھا کہ اس کی وجہ سے تو آپ ﷺ بہت جلدی دفن ہوئے۔ ورنہ مہینوں کے بعد بھی ہوتے تو عجیب بات نہ تھی۔ صحابہ کا ایسی حالت میں یہ استقلال حضور پر نور ﷺ کی صحبت و تربیت کا ہی فیض تھا۔

اے ترا خارے بپا نشکستہ کے دانی کہ چیست
حال شیرانے کہ شمشیر بلا برسر خورند

ترجمہ: "اے وہ شخص جس کے پاؤں میں کانٹا بھی نہ چبھا ہو تو کیا جانتا ہے، ان شیروں کا حال کیا جنہوں نے اپنے سروں پر مصیبتوں کی تلواریں کھائیں ہیں۔"

آپ ﷺ کا غسل:

بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ جب آپ ﷺ کو غسل دینا چاہا تو پریشانی ہوئی کہ آپ ﷺ کے کپڑے تمام مردوں کی طرح اتاریں جائیں یا کپڑوں کے ساتھ غسل دیا جائے جب اس میں اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند کو مسلط (طاری) کیا اور گھر کے گوشہ (کونے) سے ایک کہنے والے نے کہا اور یہ معلوم نہ ہوا کہ وہ کون ہے کہ کپڑوں کے ساتھ غسل دو۔ قمیص کے اوپر سے پانی ڈالتے جاتے اور قمیص سمیت ملتے تھے۔ ابن سعد کی روایت میں ہے کہ اس وقت ایک تیز خوشبودار ہوا اٹھی پھر آپ ﷺ کا کرتہ نچوڑ دیا گیا۔

آپ ﷺ کا کفن:

آپ ﷺ کے کفن کے بارے میں بہت سے اقوال ہیں۔ ترمذی نے حضرت عائشہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس حدیث کو سب سے زیادہ صحیح کہا ہے کہ آپ ﷺ کو تین سفید یمنی کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ جن میں قمیص اور عمامہ نہ تھا۔ کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے لوگوں کا قول نقل کیا کہ دو سفید کپڑے اور ایک مخطط (دھاری دار) کپڑے میں کفن دیا گیا۔ انہوں نے فرمایا: مخطط کپڑا لایا تو گیا تھا مگر واپس کر دیا گیا تھا اس میں کفن نہیں دیا گیا۔ (بخاری و مسلم)

شیخین کی روایت ہے کہ وہ تینوں کپڑے سوت کے تھے (اور حنفیہ نے قمیص کو اس لئے مسنون کہا ہے کہ خود حضور ﷺ نے ایک میت کو قمیص میں کفن دیا (بخاری و مسلم) اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث جس میں قمیص کی نفی ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس قمیص میں حضور پر نور ﷺ کو غسل دیا تھا وہ نکال لی گئی تھی۔ نووی نے اسی کو صحیح کہا ہے۔ عقلی وجہ سے بھی یہی صحیح لگتا ہے کیونکہ اگر وہ قمیص رہتی تو اوپر کا سارا کفن تر ہو کر خراب ہو جاتا۔

(ابوداؤد کی روایت جس میں اسی قمیص کے ساتھ دفن کیا گیا آیا ہے یزید بن زیاد راوی کی وجہ سے ضعیف ہے۔)

آپ ﷺ کی نماز جنازہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ کا جنازہ تیار کر کے گھر میں گیا تو پہلے مردوں نے جماعت در جماعت کی صورت میں نماز پڑھی پھر عورتیں آئیں پھر بچے آئے۔ اس نماز میں کوئی امام نہیں بنا۔ (ابن ماجہ)

آپ ﷺ کا دفن ہونا:

پھر دفن میں کلام ہوا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء کی روح اسی جگہ قبض کرتے ہیں جہاں انبیاء دفن ہونا پسند

کرتے ہیں، آپ ﷺ کو اس جگہ دفن کرو جہاں آپ ﷺ کا بستر تھا۔ (ترمذی)

اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر نبی کا مدفن ان کی وفات کی جگہ ہی ہو بلکہ صرف وفات کی جگہ میں دفن کی جگہ پسندیدہ ہونا ثابت ہوتا ہے اگر دوسرے لوگ اپنے ارادہ یا کسی عذر کی وجہ سے دوسری جگہ دفن کر دیں تو اور بات ہے۔

آپ ﷺ کی قبر:

حضرت ابو طلحہ ؓ نے آپ ﷺ کی لحد کھودی۔ قبر شریف میں چار حضرات حضرت علی ؓ، حضرت عباس ؓ، اور حضرت عباس ؓ کے دو صاحبزادے قثم اور فضل نے اتارا۔ آپ ﷺ کی لحد پر تو کچی اینٹیں کھڑی کی گئیں۔ شقران نے جو آپ ﷺ کے آزاد کئے ہوئے غلام تھے اپنی رائے سے نجران کا بنا ہوا کھیس جس کو آپ ﷺ اوڑھا کرتے تھے قبر شریف میں بچھا دیا تھا مگر ابن عبد البر نے نقل کیا ہے کہ وہ پھر نکال لیا گیا۔ حضرت بلال ؓ نے ایک مشک پانی کی قبر شریف پر چھڑک دی سرہانے کی طرف سے چھڑکنا شروع کیا۔ بخاری میں سفیان تمار سے روایت ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کی قبر شریف کوہان کی شکل کی دیکھی ہے۔

دارمی نے حضرت انس ؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے آپ ﷺ کی مدینہ تشریف آوری والے دن سے زیادہ کوئی دن اچھا اور روشن تر نہیں دیکھا اور یوم وفات سے زیادہ برا اور تاریک تر کوئی دن نہیں دیکھا۔

ترمذی نے ان سے روایت کیا ہے کہ جس روز حضور ﷺ مدینہ تشریف لائے ہیں اس کی ہر چیز روشن ہو گئی اور جس روز آپ ﷺ کی وفات ہوئی ہے اس کی ہر چیز تاریک ہو گئی اور ابھی آپ ﷺ کو دفن کر کے مٹی سے ہاتھ بھی جھاڑے ہی تھے کہ اپنے قلوب کو ہم نے بدلا ہوا پایا (اس کا یہ مطلب نہیں کہ نعوذ باللہ ہمارے عقیدے یا عمل میں فرق آ گیا بلکہ آپ ﷺ کے قرب و صحبت و مشاہدہ کے ساتھ جو انوار خاص تھے وہ نہ

رہے اور شیخ کامل سے قریب اور دور ہونے کا فرق اب بھی نظر آتا ہے)

آپ ﷺ کی قبر شریف کی زیارت:

قبر شریف کی زیارت میں صحیح حدیثیں آئی ہیں چنانچہ دار قطنی میں ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا من زار قبری وجبت له شفاعتی (یعنی جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی) اور عبد الحق نے اپنے احکام وسطی و صغری میں اس کو روایت کر کے اس سے سکوت کیا اور ان کا سکوت اس کی صحیح ہونے کی دلیل ہے اور معجم کبیر طبرانی میں ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنْ جَائَنِيْ زَائِرًا لَاتَحْمِلُهٗ حَاجَةٌ اِلَّا زِيَارَتِيْ كَانَ حَقًّا عَلَيَّ اَنْ اَكُوْنَ شَفِيْعًا لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ: جو شخص میری زیارت کے لئے آئے (اور) میری زیارت کے علاوہ کسی ضرورت کی وجہ سے نہ آئے تو مجھ پر اس کا حق ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں۔

اس کو ابن السکن نے صحیح کہا ہے۔

عَلَيَّ بِرَبْعِ الْعَامِرِيَّةِ وَقْفَةٌ لِيُمْلِيْ عَلَيَّ الشَّوْقُ وَالدَّمْعُ كَاتِبٌ
وَمِنْ مَذْهَبِيْ حُبُّ الدِّيَارِ لِاَهْلِهَا وَلِلنَّاسِ فِيْمَا يَعْشِقُوْنَ مَذَاهِبُ

ترجمہ: "لیلی عامریہ کی منزل پر کچھ ٹھہرنا مجھ پر لازم ہے تاکہ شوق مجھ کو مضمون لکھوائے اور آنسو لکھنے والا ہو۔ اور میرا مذہب ہے گھروں سے محبت کرنا گھر والوں کے تعلق کی وجہ سے اور لوگوں کے اپنی محبوب چیزوں کے بارے میں مختلف مذاہب ہیں۔"

ایک حدیث میں جو وارد ہے لا تشد الرحال الا الی ثلثة مساجد وہ سفر الی القبر الشریف کی نہی پر دلالت نہیں کرتی۔ اس کی تفصیل بڑی کتابوں میں دیکھ لی جائے۔

6 / 6